

جلسہ سیرت انبی صلی اللہ علیہ وسلم

Jalsa Seerat-un-Nabi^{SAW}

2022

پروگرام جلسہ سیرت النبی ﷺ 2022

Programm Jalsa Seerat un Nabi^{SAW}

Nazm نظم

تقریر اردو - Rede Urdu

تقریر جرمن - Rede Deutsch

ترانہ - Tarana(Hymne)

اختتامی تقریر - Hauptrede

Urdu - Deutsch

دعا - Stilles Gebet(Dua)

Rezitation aus dem Heiligen Qur'an

تلاوت قرآن كريم

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ آمِنِينَ ۚ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ ۚ لَا تَخَافُونَ ۗ فَعَلِمَ مَا لَمْ
تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ
بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۚ سِيمَاهُمْ فِي
وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۗ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي
الْإِنْجِيلِ ۚ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ
يُعِجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً ۗ وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں دھتکارے ہوئے شیطان سے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہار حم کرنے والا، بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو (اس کی) رویا، حق کے ساتھ پوری کر دکھائی کہ اگر اللہ چاہے گا تم ضرور بالضرور مسجد حرام میں امن کی حالت میں داخل ہو گے، اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور بال کترواتے ہوئے، ایسی حالت میں کہ تم خوف نہیں کرو گے۔ پس وہ اس کا علم رکھتا تھا جو تم نہیں جانتے تھے۔ پس اس نے اس کے علاوہ قریب ہی ایک اور فتح مقدر کر دی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اس دین (کے ہر شعبہ) پر کلیۃً غالب کر دے۔ اور گواہ کے طور پر اللہ بہت کافی ہے۔

محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں (اور) آپس میں بے انتہار حم کرنے والے۔ تو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی نشانی ہے۔ یہ ان کی مثال ہے جو تورات میں ہے۔ اور انجیل میں ان کی مثال ایک کھیتی کی طرح ہے جو اپنی کو نیل نکالے پھر اسے مضبوط کرے پھر وہ موٹی ہو جائے اور اپنے ڈنٹھل پر کھڑی ہو جائے، کاشتکاروں کو خوش کر دے تاکہ ان کی وجہ سے کفار کو غیظ دلائے۔ اللہ نے ان میں سے ان سے، جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجلائے، مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

(سورۃ لفتح آیت ۲۸-۳۰)

Deutsche Übersetzung:

Im Namen Allahs, des Gnädigen, des Barmherzigen.

28: Wahrlich, Allah hat Seinem Gesandten das Traumgesicht erfüllt: Ihr würdet gewisslich, so Allah will, in die Heilige Moschee eintreten in Sicherheit, mit geschorenem Haupt oder mit kurzgeschnittenem Haar; ihr würdet keine Furcht haben. Doch Er wusste, was ihr nicht wusstet; und Er hat (euch), außer diesem, einen Sieg bestimmt, der nahe zur Hand ist.

29: Er ist es, Der Seinen Gesandten geschickt hat mit der Führung und der Religion der Wahrheit, dass Er sie siegreich mache über jede andere Religion. Und Allah genügt als Bezeuger.

30: Muhammad ist der Gesandte Allahs. Und die mit ihm sind, hart sind sie wider die Ungläubigen, doch gütig gegeneinander. Du siehst sie sich beugen, sich niederwerfen im Gebet, Huld erstrebend von Allah und (Sein) Wohlgefallen. Ihre Merkmale sind auf ihren Gesichtern: die Spuren der Niederwerfungen. Das ist ihre Beschreibung in der Thora. Und ihre Beschreibung im Evangelium ist: gleich dem ausgesäten Samenkorn, das seinen Schößling treibt, dann ihn stark werden lässt; dann wird er dick und steht fest auf seinem Halm, den Sämännern zur Freude – dass Er die Ungläubigen in Wut entbrennen lasse bei ihrem (Anblick). Allah hat denen unter ihnen, die glauben und gute Werke tun, Vergebung verheißen und gewaltigen Lohn. (48: 28-30)

Gedicht/ نظم

مصطفیٰ پر ترابے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدا یا ہم نے

رابطہ ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اُس سے بہتر نظر آیانہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

دلبرامجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

Deine grenzenlosen Segnungen und Frieden Seien auf Mustafa, o Gott;

Wahrlich, durch ihn erhielten wir Dein Licht.

Meine Seele ist in Ewigkeit gefesselt An die Seele Muhammads.

Ich ließ mein Herz tief trinken von dem randvollen Glas dieser Liebe.

Niemand besseren denn ihn konnte ich in der ganzen Welt entdecken.

Mit größter Sicherheit habe ich mein Herz aus dem Zugriff anderer losgebrochen.

O mein Geliebter, ich schöre bei Deiner Einheit,

Durch meine Liebe zu Dir wurde ich so, dass ich mein eigenes Selbst vergaß.

Es war um deinetwillen, dass wir zu dem besten aller Völker wurden, O Prophet Gottes, der
Der beste der Propheten ist.

Da du vor allen anderen voranschrittest, Gingen auch wir vorwärts.

Laß nicht allein die Menschen, sondern sogar die Engel

mir folgen und mit mir sich einen, da Deinen Preis ich singe.

درود شریف کی اہمیت و برکات

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مسودہ صفات (ایچھے صفات والا) وہ ہستی ہے جس کی ثناء خواں نہ صرف کائنات کی ہر چیز ہے بلکہ خود خالق کائنات بھی ہے۔ اس حقیقت کا اظہار قرآن مجید میں یوں فرمایا گیا ہے: **إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا** (33:57)

ترجمہ: اللہ یقیناً اس نبی ﷺ پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اُس کے فرشتے بھی یقیناً اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں پس اے مومنوں تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو اور (خوب جوش و خروش سے) ان کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

ایک حدیث کے مطابق دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے مگر کسی دوسرے نبی کیلئے یہ صدا نہیں آئی۔ جہاں تک درود شریف کی اہمیت و برکات کا تعلق ہے تو یہ بہت بڑی دعاؤں پر مشتمل ہے کیونکہ اس میں نہ صرف آنحضرت ﷺ کو سب سے بڑھ کر انعامات ملنے کی دعا ہے بلکہ اس میں رسول کریم ﷺ کی امت کی ترقی کی بھی دعا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ رحمتیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہوئیں ان سے بڑھ کر رسول کریم ﷺ کے ذریعہ نازل کی جائیں یعنی جس طرح اُن کو مانگنے سے بڑھ کر دیا گیا اسی طرح رسول کریم ﷺ نے جو کچھ مانگا اس سے بڑھ کر دیا جائے۔

درود شریف کی اہمیت و برکات کے سلسلہ میں ایک حدیث یوں ہے کہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ میری روح واپس لٹا دے گا تاکہ میں اس کے سلام کا

جواب دے سکوں۔“

یہاں یہ بتادینا ضروری ہے کہ سب سے بہتر وہ درود ہے جو اپنی فضیلت کی وجہ سے نماز میں شامل ہے اور جس پر رسول کریم ﷺ کی سنت کی مہر ہے۔ حدیث شریف میں حضرت کعب بیان فرماتے ہیں:

بَأْتِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ قَالَ قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء)

ہم لوگوں نے (ایک دفعہ) حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ لوگوں پر یعنی آپ کے گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والے تمام لوگوں پر درود کس طرح بھیجا کریں۔ سلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے

مگر درود بھیجنے کا طریق ہم نہیں جانتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج۔ جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود بھیجا ہے۔ تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ تو محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر برکات بھیج۔ جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکات بھیجے ہیں تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔“

اس درود میں محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لئے دعا کی گئی ہے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ سے آپ کی آل کے بارہ میں پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کی آل کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ہر نیک اور متقی آدمی میری آل میں شامل ہے۔“ (الجم الصغیر لطبرانی باب الحج من اسم جعفر صفحہ 115 ودر منثور 3 صفحہ 183)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام درود شریف اور استغفار کثرت سے پڑھنے کا ارشاد فرمایا کرتے تھے اسی لیے آپ ﷺ نے اپنی شرائط بیعت میں بھی درود شریف کے التزام کی تاکید فرمائی ہے۔ (اِستہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ نے ایک صحابی کو نصیحت فرمائی کہ آپ درود دل کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا کریں۔

جہاں تک درود شریف پڑھنے کی برکات کا تعلق ہے تو وہ بے شمار ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت رقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم ﷺ کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوا الْوَسِيْلَةَ تَبْ اِيْكَ مَدَّتْ كَبَدُ كَشْفِيْ حَالَتِيْ فِيْ مِيْنٍ نَّيْ دِيْكَهَا كَدُوْسَتِيْ عِيْنِيْ مَاشِكِيْ آءِ۔ اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور انکے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں هٰذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ“ (یہ اس بات کی وجہ سے ہے کہ جو تم نے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا ہے۔)

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 131 حاشیہ)

درود شریف کا پڑھنا انوار نبویہ ﷺ کے نزول کا ذریعہ ہے اور یہ زیارت نبوی ﷺ کا ذریعہ بھی ہے اور اس سے رضائے الہی حاصل ہوتی ہے نیز یہ حصول استقامت اور قبولت دعا کا ذریعہ ہے۔ اور اس سے غم اور پریشانیوں دور ہوتی ہیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ کی ایک روایت کے مطابق درود شریف میں تمام دعائیں آجاتی ہیں۔ آپ نے لکھا ہے: ”ہنوز میں لاہور کے دفتر کوٹنٹ جنرل میں ملازم تھا 1898ء کا یا اس کے قریب کا واقعہ ہے کہ میں درود شریف کثرت سے پڑھتا تھا۔ اور اس میں بہت لذت اور سرور حاصل کرتا تھا۔ انہی ایام میں میں نے ایک حدیث میں پڑھا کہ ایک صحابی نے رسول کریم ﷺ کے حضور میں عرض کیا کہ میری ساری دعائیں درود شریف ہی ہوا کریں گی۔ یہ حدیث پڑھ کر مجھے بھی پُر زور خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی ایسا ہی کروں۔ چنانچہ ایک روز جب کہ میں قادیان آیا ہوا تھا اور مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنی تمام خواہشوں اور مرادوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے درود شریف ہی کی دعا مانگا کروں۔ حضور ﷺ نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور تمام حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر اس وقت میرے لئے دعا کی۔ تب سے میرا اس پر عمل ہے کہ اپنی تمام خواہشوں کو درود شریف کی دعا میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔ اور یہ قبولیت دعا کا ایک بہت بڑا ذریعہ جو میرے تجربے میں آیا ہے وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

(محمد صادق ۱۸ اپریل ۱۹۳۲ء "از رسالہ درود شریف مرتبہ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب جلاپوری صفحہ ۱۳۸)

حضرت اقدس مسیح موعود ﷺ فرماتے ہیں:

”اے لوگو اس رسول پر درود اور سلام بھیجو جس کے قدم پر تمام لوگوں کو جمع کیا گیا اور وہ اپنے خداوند کریم کی طرف کھینچے چلے آئے۔ جس نے بہت سی مخلوق کو مہلک اور پر مشقت جنگلوں سے نکال کر امن و امان کے سبزہ زاروں اور باغوں میں پہنچایا۔ اور دہشت زدہ دلوں کو دلیری اور بہادری بخشی تھک کر چور ہو چکی ہوئی اور در ماندہ ہمتوں کو قوی کیا۔ اور مفقود ہو چکے ہوئے انوار کو پھر موجود کیا۔ اور حقائق و معارف کے نہایت درخشاں اور خوبصورت موتی اور یاقوت اور مرجان لایا اور اصول قائم کئے اور عقول کو آداب سے زینت بخشی۔ اور پھر لوگوں کو کفر اور گمراہی اور سرکشی کی زنجیروں سے نکالا۔ اور مومنوں اور اسلام لانے والوں کو جو آپ کی خیر و برکت کے طالب تھے اور ہیں یقین اور جمیعت اور اطمینان کا پیالہ پلایا اور انہیں شر اور خسارہ کی راہوں سے بچایا اور خیر اور سعادت اور نیکو کاری کی تمام راہوں پر چلایا“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 4)

ایک اور عربی کتاب میں بھی اس کے متعلق آپ ﷺ فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے:

”اس محسن نبی پر درود بھیجو جو خداوند رحمان و منان کی صفات کا مظہر ہے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں اس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو خود تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اے اللہ اس امی رسول اور نبی پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی سیراب کیا ہے جیسا کہ اس نے اولین کو سیراب کیا تھا اور اپنے رنگ میں رنگین اور پاک لوگوں میں داخل کیا تھا۔“ (ترجمہ از عربی عبارت اعجاز المسیح صفحہ 4-3)

پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار	بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
سب نبیوں میں افضل و اکرم ﷺ	حضرت سید ولد آدم ﷺ
ہادی کامل رہبر اعظم ﷺ	نام محمد مکرّم ﷺ
فی ہذہ الدنیا و بعث الثانی	یا رب صلی علی نبیک دائماً

آخر پر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس عظیم محسن پر درود بھیجنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی برکات سے بھی مستفیض فرمائے۔ آمین

تقریر از: مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی سلسلہ دنا تب امیر

Im Namen Allahs, des Gnädigen, des Barmherzigen.

Der Gottesdienst des Heiligen Propheten Muhammad^{SAW}

Die Menschen liefen ziellos umher und waren auf der Suche nach ihrem Schöpfer, nach ihrem Herrn und Meister! Zu dieser Zeit ertönt eine sanftmütige und schöne Stimme aus der Wüste Arabiens und sagt: „*Liebt ihr Allah, so folget mir; (dann) wird Allah euch lieben ...*“ (Sure 3, Vers 32) Dies war die Stimme unseres geliebten Propheten Muhammad^{SAW}, der seinen Schöpfer auf eine Weise geliebt hat, wie es keiner vor Ihm getan hat. Dieser Muhammad^{SAW} hat sich dann die Attribute und Eigenschaften seines Schöpfers zuteilwerden lassen und wurde zum besten Beispiel für die Menschheit. Wenn man den Ursprung oder die Wurzeln des außerordentlichen Charakters des Heiligen Propheten^{SAW} erfahren möchte, dann liegt dieser in den Attributen Allahs. Sein Umgang mit den Mitmenschen bezeichnet der Heilige Qur'an aus diesem Grund als „*gütig und barmherzig*“. Dann wurde Er als *nūr*, d.h. als *Licht* bezeichnet, da er in der Bindung zu Allah so weit fortgeschritten war. Im Grunde spiegelt sich die Lehre des Heiligen Qur'an in den Eigenschaften Allahs wider und ebendiese hat sich der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} auf das Beste angeeignet. Deswegen ist er auch das beste Vorbild für die Menschheit!

In dieser Rede wird versucht auf die Art und Weise der Andacht bzw. Anbetung einzugehen, die der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} zu praktizieren pflegte.

Das Wichtigste in diesem Sinne ist, dass der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} eine solche Liebe zu der Andacht Gottes hatte, die es weder bei einem anderen Menschen vor ihm gegeben hat, noch kann es jemals jemanden geben, der dies übertreffen kann. Schon in der Kindheit des Heiligen Propheten^{SAW} wurde ihm die Liebe zu Allah in seinen Herzen gelegt. Bereits in jungen Jahren zog sich der Heilige Prophet^{SAW} in die Höhle *Hirā'* zurück, um Gott zu gedenken und vor den weltlichen Angelegenheiten zu entfliehen. Somit konnte er in Einsamkeit und Ruhe seinem Gott gedenken.

Sprechgebete - Dua

Das Gebet war für den Heiligen Propheten^{SAW} so wichtig, dass es keinen Moment zu geben schien, in dem er nicht Gott anbetete. Er betete tagsüber und die meiste Zeit der Nacht, wie ihm befohlen wurde. Hadhrat Huzafah^{RA} und Abu Dharr^{RA} berichten, dass der Heilige Prophet^{SAW} beim nächtlichen Einschlafen folgendes rezitierte: „*Bei Deinem Namen, o Allah, sterbe ich und werde wieder lebendig*“, und beim Aufwachen sprach er: „*Alles Lob gehört Allah, Der mich ins Leben zurückgebracht hat, nachdem Er mich hatte sterben lassen, zu Ihm ist die Rückkehr.*“ Während die meisten Menschen nachts tief schliefen, verbrachte der Heilige Prophet^{SAW} seine Nächte mit Beten. Seine Frau, Hadhrat Aisha^{RA}, berichtet: „*Eines Nachts vermisste ich den Heiligen Propheten^{SAW} in seinem Bett, also schaute ich mich um und entdeckte, dass er sich verbeugte und niederwarf und rezitierte: 'Heilig bist Du, und Dein ist das Lob, und es gibt niemanden, der der Anbetung würdig ist, außer Dir.'*“

Der Beginn des rituellen Pflichtgebets

Schon zu den Anfängen der Offenbarungen, welche dem Propheten^{SAW} zuteilwurden, hatte der Engel Gabriel dem Heiligen Propheten erklärt, wie man das *Wuḍū'* [rituelle Waschung vor dem Gebet] durchführt. Danach zeigte Gabriel dem Heiligen Propheten Muhammad^{SAW} wie man das Ritualgebet

verrichtet. Sofort lehrte der Heilige Prophet^{SAW} dieses dann auch Hadhrat Khadija und verrichtete daraufhin mit ihr das Gebet.

Aus weiteren Überlieferungen geht hervor, dass der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} dem Gebet stets den Vorrang vor allen anderen Angelegenheiten gewährte. Auch wenn er den Gläubigen diese Erleichterung gegeben hatte, dass man zunächst das Essen verzehren solle, wenn es bereits angerichtet war und danach das Gebet verrichten könne, war jedoch seine Handlungsweise folgend, dass er sofort sein Essen stehen ließ und zum Gebet eilte, sobald er den Gebetsruf von Bilal^{RA} hörte.

Selbst während der Krankheit, versäumte der Prophet Allahs seine Gebete nicht. Einmal hatte sich der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} auf Grund eines Sturzes vom Pferd, an der rechten Seite des Körpers schwere Verletzungen zugetragen. Die Verletzungen waren so schlimm, dass er das Gebet nicht im Stehen verrichten konnte. Daher leitete er das Gebet im Sitzen, jedoch verpasste er das Gebet in Gemeinschaft nicht.

Selbst auf der Reise sorgte sich der Heilige Prophet^{SAW} um seine Gebete. Aus den Überlieferungen erfährt man, dass es im gesamten Leben des Heiligen Propheten^{SAW} nur zwei Mal dazu kam, dass die Gefährten das Gebet ohne dem Propheten Allahs^{SAW} verrichten mussten.

Selbst während der hektischen und schwierigen Zeit der Kriege beachtete der Heilige Prophet Muhammad^{SAW}, dass man die Gebete verrichtet. In der Schlacht von Uḥud wurde der Prophet Allahs^{SAW} sogar am Gesicht verwundet und verlor dadurch viel Blut. Jedoch begab sich der Heilige Prophet^{SAW} nach dem Ertönen der Stimme von Bilal^{RA} zum Gebet, als sei nichts gewesen.

So sehr hat der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} Acht darauf gegeben, dass er seine Gebete nicht verpasst. Diese Gebete in Gemeinschaft waren relativ kurzgehalten, da der Prophet Allahs^{SAW} Rücksicht auf die Schwachen, Kranken, Kinder, alten Menschen und Reisende nahm und das Gebet diesen Menschen nicht zur Last wurde. Jedoch waren die freiwilligen Gebete des Heiligen Propheten^{SAW} unvergleichbar. So pflegte der Prophet Allahs^{SAW} zu sagen, dass der Mensch durch die freiwilligen Gebete, also *Nawafil*, näher zu Gott gelangen kann; So sehr, dass Gott zu seinen Händen, Füßen und Augen wird.

Das freiwillige Gebet

Das *Tahajjud* Gebet war die Nahrung für die Seele des Heiligen Propheten^{SAW}. Er sagte oftmals, dass Gott jedem Propheten einen Wunsch mitgegeben hat. Mein Herzenswunsch ist die Andacht in der Nacht. In der Regel verrichtete der Heilige Prophet 11-13 *Raka'āt* [Gebetseinheiten] *an Nawafil* in der Nacht. In den letzten Lebensjahren, als er schon schwach war, verrichtete er trotz der Schwäche noch 9 *Raka'āt*. Und falls er mal nachts nicht rechtzeitig aufwachen konnte, dann verrichtete er als Entschädigung bzw. als Ausgleich 12 *Raka'āt* der *Nawafil* tagsüber.

Während des heiligen Monats Ramadhan verstärkten sich nochmals die Gebete des Heiligen Propheten Muhammad^{SAW}. Insbesondere in den letzten 10 Tagen des Ramadhans. Hadhrat Aisha^{RA} berichtet, dass der Prophet Allahs^{SAW} sich sogar für das *I'tkaf* in den letzten zehn Tagen zurückzog.

Der Prophet Allahs verzichtete sogar auf zu viel Komfort, da ihm die Andacht wichtiger war. Einmal hatte Hadhrat Hafsa^{RA} vier Schichten für das Bett des Heiligen Propheten^{SAW} ausgelegt. Morgens sagte

er folgendes: „Was hast du nachts ausgelegt. Räume es wieder weg, denn es hat mich vom Gebet abgehalten.“

Rezitation des Heiligen Qur'an

Die Rezitation aus dem Heiligen Qur'an und das Zikr-i-Ilahi sind ebenfalls eine Art der Andacht. So hegte der Prophet Allahs^{SAW} eine besondere Liebe zum Heiligen Qur'an . Täglich rezitierte er im Isha-Gebet eine bestimmte Anzahl von Suren. Wenn er mal in der Nacht aufwachte und nicht wieder einschlafen konnte, rezitierte er ebenfalls teile aus dem Heiligen Qur'an .

Das Fasten

Das Fasten ist schon immer eine Praxis von Propheten gewesen. Diese Form der Andacht berücksichtigte der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} auch sehr stark. Bereits vor dem Prophetentum fastete der Prophet Allahs^{SAW} am zehnten Tag des islamischen Monats *Muharram*. Dies führte er noch lange fort, sogar bis er nach Medina auswanderte. Danach wurde auch das Fasten im Monat Ramadhan verpflichtend. Diese Tage verpasste er nie.

Außerdem fastete er insbesondere montags und donnerstags. Er pflegte zu sagen: „Am Montag und Donnerstag werden die Taten der Menschen vor Gott präsentiert. Ich möchte, dass ich am Fasten bin, wenn meine Taten vor Gott präsentiert werden.“

Das Hadsch

Eine weitere Form der Andacht ist die Pilgerfahrt, welche der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} vollzog. Dabei ging es nicht nur um das opfern eines Tieres. Vielmehr umkreiste der Prophet Allahs^{SAW}, lediglich mit zwei Tüchern bedeckt und ohne Kopfbedeckung, das Haus Allahs, die *Ka'ba*. Dies war der Zeitpunkt, in dem neben dem Körper, auch seine Seele gleichermaßen teilnahm und ein Höhepunkt der Andacht erreicht wurde. Auch wenn dies ein Höhepunkt darstellte, verbrachte der Heiligen Prophet Muhammad^{SAW} sein ganzes Leben in der Andacht Gottes.

Mögen wir diesem wunderbaren Beispiel folgen und unsere Andacht und Anbetung verbessern und voranbringen. Denn genau dies ist der Sinn unserer Erschaffung, so wie es der Erhabene Allah im Heiligen Qur'an erwähnt hat: wa-mā ḥalaqtu l-ġinna wa-l-'insa 'illā li-ya'budūn - *Und Ich habe die Dschinn und die Menschen nur darum erschaffen, dass sie Mir dienen.*¹

Verfasst von: Shoaib Umer Sb Murabbi-e-Silsila

¹ Der Heiligen Qur'an: Sure Adh-Dharyat (51:57)

Tarana(Hymne) - ترانہ

(کلام حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب)

بدر گاہِ ذی شانِ خیرُ الانام	شفیع الوریٰ مَرَّحِ خاصِ وعام
بَصْدِ عِزِّ وِ مَنَّتِ بَصْدِ احْتِرامِ	یہ کرتا ہے کہ عرض آپ کا اک غلام
کہ اے شاہِ کونینِ عالی مقام	عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ عَلَیْكَ السَّلَام
حَسِنانِ عالمِ ہوئے شَرِّ مِگین	جو دیکھا وہ حُسن اور وہ نورِ جبین
پھر اس پر وہ اخلاقِ اکمل ترین	کہ دشمن بھی کہنے لگے آفرین
زہے خلقِ کاملِ زہے حُسنِ تام	عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ عَلَیْكَ السَّلَام
خلائق کے دل تھے یقین سے تہی	بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
مُضَلَّت تھی دنیا پہ وہ چھار ہی	کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی
ہو آپ کے دَم سے اس کا قیام	عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ عَلَیْكَ السَّلَام

Deutsch Übersetzung:

Am majestätischen Heiligtum des besten unter den Geschöpfen
Des Erlösers der Schöpfung, Zufluchtsort für alle
mit größter Demut, mit größter Ehrerbietung
Legt Folgendes ein Sklave Euch vor:
O König beider Welten! Mit dem höchsten Rang!
Segen sei auf Euch! Friede sei auf Euch!

Es schämten sich die Hübschen der Welt,
Als sie jene Schönheit sahen und die glänzende Stirn
Und obendrein die Moral – edel und vollkommen,
Sodass auch der Feind „Bravo“ ausrief
Bravo edelste Moral! Bravo vollkommene Schönheit!
Segen sei auf Euch! Friede sei auf Euch!

Die Herzen der Schöpfung waren fern von der Gewissheit
Götzen hatten den Platz des Wahren eingenommen
Die Dunkelheit verbreitete sich derart in der Welt,
Dass man die Einheit Gottes trotz aller Suche nicht fand
Durch Eurer Kraft wurde sie wieder hergestellt
Segen sei auf Euch! Friede sei auf Euch

آنحضرت ﷺ بطور صادق اور امین

اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں ایک ایسا وجود بھیجا جو صادق اور امین کے نام سے جانا و پہچانا گیا۔ صادق ہر اُس شخص کو کہتے ہیں جو سچا ہو، جب کوئی بات کہے تو سچ پر مبنی ہو، راست گو ہو اور اس کا ظاہر و باطن پاک و صاف ہو۔ سچی اور کھری بات کرنا اس کا وطیرہ ہو، کہی ہوئی بات حقیقت پر مبنی ہو اور جھوٹ سے دُور ہو۔ نکلے ہوئے الفاظ کچھ غلط اور کچھ درست نہ ہو بلکہ سونی صد ہی صحیح ہوں۔ لیکن صدوق اُس وجود کے لیے بولا جاتا ہے۔ جو ہمیشہ اور ہر لمحہ سچ بولنے والا یعنی بے حد سچا اور قول و قرار کا پکا ہو۔

امین ہر اس ہستی اور وجود کے لیے بولا جاتا ہے جس پر اعتماد اور بھروسہ کیا جائے۔ وفاداری و دیانتداری اس کا شیوہ ہو اور دوسروں کی ہر قسم کی امانتوں کا نگہبان و محافظ ہو، لیکن خیانت و بددیانتی اور بے ایمانی سے اس کو نفرت ہو۔ امین اس کو بھی کہتے ہیں جو اپنے فرائض و کاموں کو بر محل اور موقع پر کرنے والا، امن و آشتی لانے والا اور جنگ و جدل سے دور رہنے والا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے امین کا لفظ اپنے انبیاء کے لیے بھی قرآن کریم میں استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسفؑ کے بارے میں فرمایا: اِنَّكَ اَلَيْسَ لَكَ

لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ (یوسف: 55) (یعنی اے یوسف) یقیناً تو ہمارے ہاں بہت تمکنت والا اور امین ہے۔ اسی طرح اور انبیاء کے لیے بھی یہ

الفاظ: اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ۔ یقیناً میں تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں، اللہ تعالیٰ کے کلام پاک میں متعدد بار پائے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے بزرگ انبیاء یقیناً صدیق اور امین تھے۔ لیکن ہمارے پیارے آقا ﷺ کے وجود میں یہ صفات تو سب انبیاء سے بڑھ کر پائی جاتی

تھیں۔ یہاں تک کہ عرش کا خدا خود گواہی دیتا ہے، جیسا کہ فرمایا: مُطَاعِرْتُمْ اَمِيْنٌ۔ (التکویر: 22) یعنی بہت واجب الاطاعت اور امین بھی ہے (محمد ﷺ)۔

آپ ﷺ اس قدر قدرت و طاقت رکھتے تھے کہ اس امانت کو جس کو آسمان و زمین اور پہاڑوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے

اس مقدس امانت کو اٹھایا اور اس کا پھر پورا پورا حق بھی ادا کیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود اس کا ذکر اپنے کلام میں فرماتا ہے: اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ

عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ (الحزاب: 73) یقیناً ہم نے امانت کو

آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا، تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسان کامل نے اسے اٹھالیا۔

آنحضرت ﷺ کے امین و صدیق ہونے کی گواہی آپ کے اہل و عیال، آپ کے گھر میں پلنے والے بچوں سمیت ہر اُس شخص نے دی جس نے

بھی آپ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ کے ساتھ کسی بھی قسم کا لین دین کیا۔ یہاں تک کہ دشمن بھی پکارا کرتے تھے: ”کہ یہ تو سچوں کا سچا

اور صدوق ہے۔“ آپ ﷺ کی صدق بیانی اور امانت داری کا حال سن کی ہی تو حضرت خدیجہؓ نے اپنا مال، تجارت کی غرض سے آپ ﷺ کے

سپرد کیا۔ اور جب آپ ﷺ کو انتہا درجہ کا صدیق و امین پایا اور اس بات کی گواہی جب آپؐ کے ایک غلام نے دی جو کہ سفر میں آپ ﷺ

کے ساتھ تھا، تو اس سے متاثر ہو کر آنحضور ﷺ کو شادی کا پیغام بھجوایا، اور آپ ﷺ سے شادی کی۔ شادی کے کئی سال بعد جب

آنحضرت ﷺ پر پہلی وحی الہی کا نزول ہوا، تو بھی حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کی بیوی کے طور پر جو آپ ﷺ کو دیکھا تھا، اس پر ان الفاظ

میں گواہ بنیں جب آپؐ نے کہا: ”اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی رُسوا نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں، راست گوئی اور

سچائی سے کام لیتے ہیں۔“

یہودی کے بعد دوستوں سے بے تکلفی ہوتی ہے، جن سے انسان کی باتیں بھی چھپی نہیں رہ سکتیں۔ ان دوستوں میں آپ ﷺ کا ایک ایسا دوست تھا، جس کا نام بھی "صدیق" تھا، جس کو دُنیا نے حضرت ابو بکر صدیق کے نام سے جانا، جن کے ساتھ بچپن سے کھیلتے اور کودتے ہوئے آپ ﷺ جو ان ہوئے تھے۔ جب انہوں نے آپ ﷺ کے دعویٰ کے بارے میں سنا، تو بغیر دلیل کے ہی آپ ﷺ پر ایمان لے آئے! بلکہ دلیل سننے کو بھی ناپسند کیا! ہاں یہ ضرور! نبی کریم ﷺ سے پوچھتے اور اصرار کرتے رہے: آپ صرف یہی بتادیں کہ کیا آپ ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟ آنحضرت ﷺ نے وضاحت کرنی چاہی، تو ہر بار آپ نے یہی عرض کی کہ: مجھے صرف ہاں یا نہ میں بتادیں۔ اور آنحضرت ﷺ کے ہاں کہنے پر آپ نے عرض کیا: میرے سامنے تو آپ ﷺ کی زندگی گزری ہے، جو شخص دنیاوی معاملات میں بندوں سے سچ بولنے والا ہو آج یہ کیسے ہو سکتا ہے! کہ اُس نے خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہو! آپ ﷺ کا اشد ترین دشمن ابو جہل بھی آپ ﷺ کو مخاطب ہو کر یہی کہا کرتا تھا: اے محمد ﷺ ہم تمہیں جھوٹا نہیں کہتے، ہاں! ہم اس تعلیم کو جھوٹا سمجھتے ہیں جو تم پیش کرتے ہو۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے جب تعمیر کعبہ کے وقت حجر اسود کی تنصیب کے لئے قبائل کا باہم اختلاف ہو گیا اور نوبت جنگ و جدال تک پہنچنے لگی۔ جب چار پانچ دن تک کوئی حل نظر نہ آیا، تو ان میں سے ایک عقلمند شخص نے مشورہ دیا، جو سب سے بوڑھا اور تجربہ کار تھا۔۔۔ اور کہا: جو شخص کل سب سے پہلے بیت اللہ میں آئے گا وہ فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ سب نے یہ تجویز مان لی اور اگلے روز انہوں نے دیکھا کہ سب سے پہلے بیت اللہ میں

داخل ہونے والے رسول ﷺ تھے۔ چنانچہ جب انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو بے اختیار خوشی سے پکار اُٹھے! هَذَا الْاَمِينُ، یہ تو امین ہے۔ چنانچہ جب آپ ﷺ ان کے پاس پہنچے اور قریش نے حجر اسود کے نصب کرنے کا جھگڑا بتایا۔ تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک کپڑا لاؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ کو کپڑا پیش کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا بچھایا اور حجر اسود کو اس چادر پر رکھ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہر قبیلہ اس چادر کا ایک کونہ پکڑے اور مل کر حجر اسود کو اٹھاؤ۔ چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا۔ یہاں تک کہ حجر اسود مقام مقررہ تک پہنچ گیا۔

تو آپ ﷺ نے حجر اسود کو اپنے ہاتھوں سے اس کی جگہ پر نصب فرمادیا۔“ (السيرة النبوية لابن هشام۔ حدیث بنیان الکعبة... اشارة ابی امیة بتعمیم اول داخل فکان رسول اللہ) ایک اور موقع پر آپ ﷺ کے صدیق ہونے پر دشمن کی گواہی یوں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: انہیں ابوسفیان نے بتایا کہ جب وہ شام کی طرف ایک تجارتی قافلے کے ساتھ گیا ہوا تھا۔ تو ایک دن شاہ روم ہر قافلے نے، ہمارے قافلے کے افراد کو بلایا، تاکہ آنحضرت ﷺ کے بارے میں وہ کچھ سوالات پوچھے؟ ان میں سے ایک سوال یہ تھا: کہ کیا دعویٰ سے پہلے تم لوگ آپ ﷺ پر جھوٹ بولنے کا الزام لگاتے تھے یا نہیں؟ تو میں نے جواباً کہا کہ نہیں۔ اس پر ہر قافلے نے ابوسفیان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: ”جب تو نے میرے اس سوال کا جواب نفی میں دیا، تو میں نے سمجھ لیا کہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں پر تو جھوٹ باندھنے سے باز رہے مگر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے۔“ (بخاری۔ کتاب بدء الوحی، حدیث نمبر 7)

ایک یہودی عالم جو کہ چہرہ شناس تھا۔ اس کی گواہی آپ ﷺ کی سچائی پر اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، تو لوگ آپ ﷺ کا استقبال کرنے کے لئے گھروں سے باہر نکل آئے۔ اور یہ صدائیں بلند ہونے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔ عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ: میں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے کے لئے آیا۔ جب میری نظر آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر پڑی تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ آپ ﷺ کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ (ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب نمبر 42)

جنگ کے موقع پر دشمن کے مال پر قبضہ کرنا اور اُس کو استعمال میں لے آنا کامیابی کی دلیل سمجھا جاتا ہے۔ اور دُنیا میں ایسے ہی ہوتا آیا ہے اور ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے پیارے آقا ﷺ، جو کہ امین و صدیق تھے، دوسروں کے مال و متاع کی حفاظت کرنے اور کروانے کے بھی امین تھے۔ آپ ﷺ کا نمونہ یہاں بھی عام دنیا داروں سے مختلف، لیکن امانت و صداقت سے بھرپور دکھائی دیتا ہے۔ غزوہ خیبر کے محاصرہ کے وقت بھوک اور فاقے کے ایام میں مسلمانوں کی امانت کا ایک کڑا امتحان تھا۔ اور اسی دوران یہود کے ایک حبشی چرواہے کو اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ سوال پیدا ہوا کہ اس کے سپرد یہود کی جو بکریاں ہیں اس کا کیا کیا جائے؟ نبی کریم ﷺ جو کہ ہر حال میں امانت کی

حفاظت کرنے پر معمور تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کی بھوک اور فاقہ کی قربانی تو قبول کر لی! مگر کیا مجال کہ آپ ﷺ کی امانت میں کوئی فرق آیا ہو! حالانکہ یہ بکریاں دشمن کے طویل محاصرہ میں مسلمانوں کی کئی روز کی خوراک بن سکتی تھی۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا: ”بکریوں کا منہ قلعے کی طرف کر کے ان کو ہانک دو، خدا تعالیٰ خود ہی ان کو ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔“ نو مسلم غلام نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعے کے پاس پہنچ گئیں، قلعے والوں نے جب بکریوں کو دیکھا تو ان کو اندر داخل کر لیا۔ (السیرة النبویة لابن ہشام، جلد 4 صفحہ 42، ماخوذ از اسوۃ انسان کامل صفحہ 166، سن اشاعت 2007)

سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ جنگ میں بھی جہاں سب کچھ جائز سمجھا جاتا ہے۔ کس شدت سے امانت کے اصول پر عمل کرتے اور کرواتے تھے۔ ہمارے پیارے آقا ﷺ جہاں اپنے عمل سے صدیق اور امین کہلائے، وہاں آپ ﷺ نے اپنی امت کو بھی اس پر کاربند رہنے کی تلقین کی، ایک جگہ فرمایا:

”امانت دینے والا جب اپنی امانت واپس مانگے تو اس کی امانت واپس لوٹا دو۔ لیکن اگر کوئی تمہارے ساتھ خیانت کرے تو تم اُس کے ساتھ خیانت سے ہی پیش نہ آؤ۔“ (سنن ابی داؤد)

آپ ﷺ نے مسلمان تاجروں کو خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا:

”امانت دار اور سچا تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔“ (سنن ترمذی)

جھوٹ اور خیانت کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”یہ تو بہت بڑی خیانت ہے! کہ تم اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کرو، جسے وہ تو سچ مانے، لیکن تم خود اس سے جھوٹ کہہ رہے ہو۔“ (سنن ابی داؤد)

پھر نصیحت کرتے ہوئے ایک اور مقام پر فرمایا:

”ایک آدمی کے دل میں کفر اور ایمان دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے، اور نہ ہی سچ اور جھوٹ اور نہ ہی خیانت اور امانت جمع ہو سکتے ہیں۔“ (احادیث صحیحہ)

ایک جگہ آپ ﷺ نے ڈراتے ہوئے فرمایا:

”فریب اور دھوکہ بازی والے سال آئیں گے، جس میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا، امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار، کمینہ اور بد خصلت شخصوں کے معاملات حل کرے گا۔“ (سنن ابن ماجہ)

جھوٹ سے دُور رہنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی بندہ جھوٹ بولتا ہے، تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے، اس سے میلوں دور بھاگتا ہے۔“ (سنن ترمذی)

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

”رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت اور ناپسندیدہ بات جھوٹ تھی۔ جب کوئی شخص جھوٹ بولتا تو وہ آپ ﷺ کی نظر میں گر جاتا، یہاں تک کہ آپ ﷺ جان لیتے کہ اُس نے اس قبیح فعل جھوٹ سے توبہ کر لی ہے۔“ (سنن ترمذی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت نبی کریم ﷺ کے صادق و امین کے بارے میں فرماتے ہیں:

”امانت سے مراد انسانِ کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء و روحانی و جسمانی ہیں۔ جو خدا تعالیٰ انسانِ کامل کو عطا کرتا ہے۔۔۔ اور یہ شانِ اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔“ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 161-162)

ایک اور جگہ حضور اقدس ﷺ نے یوں فرمایا:

”ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہارِ سچائی کے لئے ایک مجددِ اعظم تھے، جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں۔۔۔ اور وہ کام، صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں

جاتی۔“ (پیکر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 206)

نبی کریم ﷺ کو تو اللہ تعالیٰ نے صدیقیت کے ایسے مقام پر سرفراز کیا تھا کہ آپ ﷺ کی اطاعت اور پیروی سے ایک عام شخص بھی صدیق بن

سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا (النساء آیت: 70) اور جو بھی اللہ کی اور اس رسول کی اطاعت کرے، تو یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ
ہوں گے، جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ اور یہ بہت ہی اچھے
ساتھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے صدیق اور امین بنائے اور ہمیں ہر قسم کی امانتوں کی بھی حفاظت کرنے کی توفیق
عطا فرمائے۔ آمین

تقریر از: مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مرئی سلسلہ

Im Namen Allahs, des Gnädigen, des Barmherzigen.

Der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} als Sādiq und Amīn [der Wahrhaftige und der Vertrauenswürdige]

Allah, der Erhabene, sandte solch ein Wesen auf die Welt, welches unter dem Namen Sādiq und Amīn bekannt wurde. Als Sādiq wird jene Person bezeichnet, die wahrhaftig ist. Wenn sie etwas sagt, basiert die Aussage auf Ehrlichkeit, Wahrheit und ist sowohl äußerlich als auch innerlich rein. Sādiq ist eine Person, die es sich zur Gewohnheit gemacht hat, die vollkommene Wahrheit zu sprechen. Das Gesagte beruht auf Realität und ist weit entfernt von Lüge. Die gesprochenen Worte, sind keine Mischung von Richtig und Falsch, nein, sie sind zu 100% richtig. Aber Sādūq wird für jene Person benutzt, die zu jederzeit die Wahrheit spricht und äußerst wahrhaftig und sich fest an ihrem Wort und Versprechen hält. Als Amīn wird derjenige bezeichnet, dem man Vertrauen kann, der Loyalität und Ehrlichkeit an den Tag legt, der Hüter und Beschützer verschiedener anvertrauten Dinge anderer Menschen ist. Amīn ist die Person, die Verrat und Betrug hasst. Als Amīn wird auch jene Person bezeichnet, die ihre Aufgaben und Pflichten bei passender Gelegenheit und richtigem Anlass erfüllt, eine Person, die Frieden und Harmonie bringt und sich von Kriegen und Streitereien fernhält. Allah, der Erhabene, hat das Wort Amīn auch für Seine Propheten im Heiligen Qur'an verwendet. Über Hadhrat Yusuf^{AS} heißt es:

إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ

„Du bist von heute an bei uns in Amt (und) Vertrauen.“ (13:55)

Genauso wird dieses Wort mehrmals auch für andere Propheten benutzt. An einer anderen Stelle heißt es:

إِنِّي نَكُرُّ رَسُولٌ أَمِينٌ

„In Wahrheit, ich bin euch ein Gesandter, treu der Sendung.“ (26:108)

Die ehrwürdigen Propheten Allahs, waren sicherlich alle Sādiq und Amīn. Aber in der Person unseres geliebten Meisters, dem Heiligen Propheten Muhammad^{SAW} waren diese Eigenschaften, im Gegensatz zu den anderen Propheten, am stärksten ausgeprägt. Sogar Gott Selbst bezeugt dies mit den folgenden Worten:

مُطَاعٍ تَمَّ أَمِينٌ

„dem man dort gehorcht, Vertrauenswürdigen.“ (81:22)

Damit ist der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} gemeint. (A.d.Ü)

Der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} hatte solch eine moralische Stärke und Kraft, dass er in der Lage war, jene Treuhandschaft bzw. jenes Vertrauenspfand Gottes zu tragen, die nicht einmal der Himmel, die Erde und die Berge zu tragen bereit waren. Der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} nahm dieses gesegnete Vertrauenspfand auf sich und wurde dem auch auf bester Weise gerecht. Allah, der Erhabene, erläutert dies selbst im Heiligen Qur'an:

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٣﴾

„Wir boten das vollkommene Vertrauenspfand den Himmeln und der Erde und den Bergen, doch sie weigerten sich, es zu tragen, und schreckten davor zurück. Aber der Mensch nahm es auf sich. Fürwahr, er ist sehr ungerecht, unwissend.“ (33:73)

Die Familie des Propheten Muhammad^{SAW}, die Kinder, die im Hause des Propheten^{SAW} großgezogen wurden und jede Person, die den Propheten^{SAW} irgendwie kannte oder mit ihm irgendeinen Handel

einging, allesamt legten Zeugnis darüber ab, dass er *Ṣādiq* und *Amīn* ist. Sogar Feinde bekundeten folgendes über den Heiligen Propheten^{SAW}: „Er ist der wahrhaftigste unten allen Wahrhaftigen.“ Der Heilige Prophet^{SAW} war jemand, der immer die Wahrheit sprach und dem man immer Vertrauen konnte. Wegen eben diesen Eigenschaften übergab Hadhrat Khadija^{RA} ihr Vermögen zwecks Warenhandels dem Heiligen Propheten^{SAW}. Als sie dann erkannte, dass er sehr *Ṣiddīq* und *Amīn* ist, und als ein Diener, der auf der Reise mit dem Heiligen Propheten^{SAW} war, dies auch bezeugte, machte sie dem Heiligen Propheten^{SAW} einen Heiratsantrag. Der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} nahm diesen Heiratsantrag an und heiratete Hadhrat Khadija^{RA}.

Nach vielen Jahren der Hochzeit, als der Heilige Prophet^{SAW} die erste Offenbarung Gottes erhielt, bezeugte Hadhrat Khadija^{RA} diese Offenbarung, die ihn als Ehefrau sehr gut kannte, mit den folgenden Worten: „Bei Allah, Er wird Sie niemals erniedrigen. Sie sind barmherzig und sprechen immer die Wahrheit.“

Nach der Ehefrau sind es die Freunde, mit denen man sich sehr locker fühlt und vor denen der wahre Charakter eines Menschen nicht verborgen bleiben kann. Unter den Freunden des Heiligen Propheten^{SAW} war auch ein Freund namens *Siddiq*, den die Welt als Hadhrat Abu Bakr *Siddiq*^{RA} kennt. Mit ihm hat der Heilige Prophet^{SAW} seine Kindheit verbracht. Als Hadhrat Abu Bakr^{RA} den Anspruch des Heiligen Propheten^{SAW} hörte, nahm er ihn an, ohne zu zögern und wollte darüber hinaus nicht mal die Argumente hören. Ja, er fragte den Heiligen Propheten^{SAW} mit Nachdruck: „Sagen Sie mir nur, ob Sie den Anspruch auf das Prophetentum erhoben haben oder nicht? Als der Prophet^{SAW} anfang es zu erläutern, sagte Hadhrat Abu Bakr^{RA} jedes Mal: „Antworten Sie mir bitte nur mit Ja oder Nein. Als der Heilige Prophet^{SAW} es bejahte, sagte Hadhrat Abu Bakr^{RA} zu ihm: „Ich habe Ihr ganzes Leben miterlebt. Wie kann es sein, dass eine Person, die in weltlichen Angelegenheiten ehrlich zu ihren Mitmenschen ist, sich heute wagt gegenüber Gott zu lügen.“

Der schlimmste Feind des Heiligen Propheten^{SAW}, Abu Jahl sagte auch zu ihm: „Oh Muhammad, wir sagen nicht, dass du ein Lügner bist, aber wir sagen, dass die Lehre, die du verkündest, nicht wahr ist.“

Es wird berichtet, dass es beim Bau der heiligen Stätte Ka'ba unter den Stämmen der Quraish zu Meinungsverschiedenheiten über den Schwarzen Stein (*Hajr-e-Aswad*) kam. Die Situation verschärfte sich, so dass eine Schlacht nicht mehr fernlag. Als nach drei oder vier Tagen keine Lösung in Sicht war, riet eine weise Person unter ihnen, die am ältesten und erfahrensten war, folgendes:

„Die Person, die morgen als erste zum Haus Allahs [*Baytu l-Ilāh*] kommt, wird die Entscheidung bezüglich des *Hajr-e-Aswad* treffen. Alle stimmten diesem Vorschlag zu. Am nächsten Tag sahen sie, dass der Gesandte Allahs^{SAW} als erster das Haus Allahs betrat. Als sie ihn sahen, jubelten sie vor Freude: „*hāda l-amīn*. Er ist ein *Amīn* [ein Vertrauenswürdiger].“ Als der Heilige Prophet^{SAW} zu ihnen kam und die Stämme der Quraish ihm von dem Streit um das Aufsetzen des Schwarzen Steins erzählten, sagte der Heilige Prophet^{SAW}: „Bringet mir ein Stück Stoff.“ Als dem Heiligen Propheten^{SAW} das Tuch überreicht wurde, breitete er das Tuch aus und platzierte den schwarzen Stein auf dem Tuch. Dann sagte er: „Jeder Stammesoberhaupt sollte eine Ecke dieses Tuches halten und gemeinsam den Stein *Hajr-e-Aswad* anheben.“ Also taten sie genau das, bis das *Hajr-e-Aswad* den Ort erreichte, wo sie es beabsichtigten anzubringen. Der Heilige Prophet^{SAW} befestigte *Hajr-e-Aswad* mit seinen eigenen Händen und platzierte es an der vorgesehenen Stelle.“ (Geschichte des Propheten von Ibn-e-Hisham)

Es gibt eine weitere Zeugnisaussage eines Feindes des Heiligen Propheten^{SAW} darüber, dass er ein *Ṣiddīq* war.

Hadhrat Abdullah Bin Abbas^{RA} überliefert, dass ihm Abu Sufyan folgendes erzählte: Als ich mit einer Handelskarawane auf dem Weg nach Syrien war, rief eines Tages König Herakles von Rom die Mitglieder unserer Karawane zu sich, um einige Fragen bezüglich der Person des Heiligen Propheten^{SAW} zu stellen.

Eine von vielen Fragen war: „Habt ihr ihn, vor seinem Anspruch ein Prophet zu sein, beschuldigt, gelogen zu haben?“ Ich antwortete: „Nein.“ Daraufhin sagte Herakles zu Abu Sufyan: „Als Sie meine Frage

verneinten, verstand ich, dass es nicht sein kann, dass er je Allah der Lüge bezichtigen würde, wobei er noch nie einen Menschen der Lüge bezichtigt hat.“ (Bukhari, Kitab: Bad-ul-Wahi, Hadith Nr. 7)

Ein jüdischer Gelehrter, der die Fähigkeit besaß, Gesichter zu lesen, bezeugte die Eigenschaft der Ehrlichkeit des Propheten^{SAW} wie folgt:

Hadhrat Abdullah bin Salam^{RA} überliefert: Als der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} nach Medina kam, kamen die Menschen aus ihren Häusern, um ihn willkommen zu heißen. Stimmen begannen sich zu erheben: Der Gesandte Allahs^{SAW} ist gekommen. Der Gesandte Allahs^{SAW} ist gekommen. Abdullah bin Salam^{RA} sagte: „Ich bin auch mit den Leuten gekommen, um den Gesandten Allahs^{SAW} zu sehen. Als meine Augen das gesegnete Gesicht des Heiligen Propheten^{SAW} erblickten, kam ich zu folgendem Entschluss: "Dass dieses Gesicht nicht das Gesicht eines Lügners sein kann." (Tirmidhi; Kitab: Safyat-ul-Qiyamah)

Das Erobern und Bereichern der Kriegsbeute gilt als Erfolgsbeweis. So war es in Vergangenheit und so ist es auch heute noch der Fall. Aber unser geliebter Meister, der Heilige Prophet Muhammad^{SAW}, der Amīn und Siddiq war, war auch vertrauenswürdig in Bezug auf das Eigentum anderer. Er^{SAW} behütete es selbst und sorgte dafür, dass es geschützt wird. Auch in diesem Fall ist sein Vorbild voller Vertrauen und Ehrlichkeit im Gegensatz zu gewöhnlichen weltlichen Menschen ein anderes.

In der Zeit der Belagerung der Schlacht von Khyber, waren die Muslime in Hungersnot. Das war die Zeit einer harten Prüfung des Vertrauens der Muslime. In diesen Tagen wurde einem abessinischen jüdischen Hirten die Ehre zuteil, den Islam anzunehmen. Die Frage kam auf, was mit den Ziegen der Juden gemacht werden soll, die ihm anvertraut worden waren. Der Heilige Prophet Muhammad^{SAW}, der sich dazu verschrieben hatte und sich dafür in den Dienst gestellt hatte, bei jeder Angelegenheit vertrauenswürdig zu handeln, war bereit das Opfer des Hungers seiner Gefährten zu akzeptieren, aber er^{SAW} blieb standhaft in seiner Vertrauenswürdigkeit.

Obwohl, während der langen Zeit der Belagerung des Feindes, durch die Ziegen für tägliche Nahrung der Muslime gesorgt werden könnte, sagte der Heilige Prophet Muhammad^{SAW}: "Macht die Ziegen mit ihren Gesichtern in Richtung der Festung anhänglich, Allah, der Allmächtige selbst wird sie zu ihrem Besitzer bringen."

Der neue muslimische Diener tat es genauso und die Ziegen kamen an der Festung an. Als die Bewohner der Festung die Ziegen sahen, ließen sie sie herein. Gepriesen sei Allah! Sogar im Krieg, wo alles als erlaubt angesehen wird, praktizierte der Prophet Allahs das Prinzip der Vertrauenswürdigkeit und forderte auch seine Anhänger dazu auf. (Geschichte des Propheten, von Ibn-e-Hisham, Bd. 4, S. 42; Entnommen aus: Vorbild des vollkommenen Menschen, S. 166, Veröffentlicht im Jahr 2007)

Einerseits galt unser Meister^{SAW} durch seine Taten als Siddiq und Amīn, andererseits forderte er^{SAW} auch seine Gefolgschaft dazu auf. An einer Stelle sagte er^{SAW}: „Wenn jemand dir was anvertraut hat und es zurückverlangt, dann gib es ihm zurück. Wenn aber jemand untreu zu dir ist, sei du nicht untreu zu ihm. (Sunan Abi Daud; Kitab: Ijarah)

Der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} gab den muslimischen Händlern eine frohe Botschaft, indem er sagte: „Ein Vertrauenswürdig und Ehrlicher Händler wird am Tag des jüngsten Gerichts mit Propheten, Wahrhaftigen und Märtyrern sein.“ (Sunan Tirmidhi; Kitab: Albuyu' a'n)

Über Lüge und Untreue sagte der Heilige Prophet Muhammad^{SAW}: „Es ist sehr treulos, wenn du zu deinem Bruder etwas sagst und er es für wahrhaftig hält, aber du in Wahrheit gelogen hast.“ (Sunan Abi Daud; Kitab: Al-Adab)

An einer anderen Stelle sagte er^{SAW} ermahmend: „Im Herzen eines Menschen kann nicht Unglaube und Glaube zugleich existieren. Noch kann Wahrheit und Lüge zugleich in seinem Herzen vorhanden sein. Genauso kann Treue und Untreue nicht zur gleichen Zeit im Herzen des Menschen vorhanden sein.“ (Authentische Ahadith; Al-Iman wa al-tauheed wa al-deen wa al-qadr)

An einer Stelle sagte er^{SAW} warnend:

„Es werden Jahre der Täuschung kommen, in denen ein Wahrhaftiger als Lügner und ein Lügner als Wahrhaftiger angesehen wird, der Treue als Untreuer und der Untreue als Treuer angesehen wird.

Eine Zeit, in der eine unmoralische Person die Angelegenheiten anderer regeln wird.“ (Sunan Ibn-e-Madja; Kitab: Al-Fitn)

Um sich vor Lüge fernzuhalten, wies der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} darauf hin. Er^{SAW} sagte: „Wegen dem Gestank der Lüge, entfernen sich die Engeln meilenweit von einer Person, wenn sie lügt.“ (Sunan Tirmidhi; Kitab: Al-Birr wa Al-Silah)

Die Mutter aller Gläubigen, Hadhrat Aisha^{RA} berichtet: „Das was der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} am meisten hasste, war das Lügen. Eine Person die log, fiel in den Augen des Propheten^{SAW} herab, solange er^{SAW} nicht erfuhr, dass die Person für diese unreine Tat um Reue gebeten hat.“ (Sunan Tirmidhi; Kitab: Al-Birr wa Al-Silah)

Der Verheißene Messias^{AS} sagt über die Eigenschaften des Heiligen Propheten Muhammad^{SAW} Şādiq und Amīn :

„Mit Amanat (Vertrauenspfand) sind alle Fähigkeiten, Vernunft, Wissen, Herz, Sinnesorgane, Angst, Liebe, Ehre, Anmut und alle spirituellen und weltlichen Gaben des vollkommenen Menschen gemeint, die Allah einem vollkommenen Menschen gewährt.[...] Höchste Gnade wurde durch unseren Anführer und Meister, dem Propheten, dem Wahrhaftigen, demjenigen, dessen Wahrheit bezeugt wird, Muhammad, dem Auserwählten, Friede sei auf ihm, als vollkommene und vollendete Manifestation ausgedrückt.“ (Ruhani Khazain, Auflage 2008, Band 5, Ayena-e-Kamat-e-Islam, S. 161-162)

An einer anderen Stelle sagte der Verheißene Messias^{AS}:

„Folglich war unser Heilige Prophet Muhammad^{SAW} ein großer Krieger, der die Wahrheit zum Ausdruck brachte und diese so ein zweites Mal in der Welt verankerte. Kein anderer Prophet hat an dieser Ehre unseres Heiligen Propheten Muhammad^{SAW} teil.[...] Und ein Exempel an Wahrhaftigkeit, Loyalität und Überzeugung statuierte, welches wir in keinem anderen Teil der Welt wiederfinden.“ (Der Vortrag von Sialkot, S. 25)

Allah hat dem Heiligen Propheten Muhammad^{SAW} solch einen hohen Rang in Wahrhaftigkeit erwiesen, dass sogar eine gewöhnliche Person, durch den Gehorsam gegenüber dem Heiligen Propheten^{SAW}, zu einem Siddiq (Wahrhaftigen) werden kann.

Allah sagt im Heiligen Qur'an:

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا

„Wer Allah und dem Gesandten gehorcht, soll unter denen sein, denen Allah Seine Huld gewährt hat, nämlich unter den Propheten, den Wahrhaftigen, den Märtyrern und den Rechtschaffenen; und das sind die besten Gefährten.“ (An-Nisa: 70)

Mögen wir die Lehren des Propheten Muhammads^{SAW} befolgen. Möge Allah uns daraufhin zu Şādiq und Amīn machen und uns die Kraft geben jede Art von Anvertrauen zu beschützen. Ameen.